تحقیق الحق

فی

کلمۃ الحق (مترجم)

تصنیفِ لطیف

حضرت سید پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑہ شریف

قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ؕ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا

ترجمہ

کہہ دے کہ بے شک حق ظاہر ہوا اور باطل مٹ گیا

کیونکہ باطل واقعی مٹنے والا ہے

تحقیق الحق فی کلمۃ الحق

(مترجم)

تصنیف لطیف

زبدۃ الفقراء الصادقین و العلماء المحققین حضرت سید پیر مہر علی شاہ صاحب گیلانی قدس سرہ العزیز

بایماء

حضور معدن صدق وصفا مخزن علم و حیا سیدنا حضرت پیر غلام محی الدین شاہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بتصحیح و ترجمہ

مولانا مولوی عبد الرحمٰن صاحب بنگوی و مولانا مولوی فیض احمد صاحب صدر مدرس جامعہ غوثیہ گولڑا شریف

باہتمام

جناب سید پیر غلام معین الدین شاہ صاحب و سید پیر شاہ عبد الحق شاہ صاحب مدظلہما العالی

بار چہارم

مقام اشاعت ـــــ گولڑا شریف، ضلع اسلام آباد

تاریخِ اشاعت ـــــ ربیع الثانی ۱۴۲۵ھ، جون ۲۰۰۴ء

تعداد ـــــ چار ہزار

خطاطی ـــــ خوشی محمد ناصر قادری خوشنویس خوش رقم جالندھری
تلمیذ پرویں رقم ۳۰۔ ایس ۵ ابنک کالونی سمن آباد لاہور

مطبوعہ ـــــ پرنٹنگ پروفیشنلز لاہور، فون: ۷۵۵۳۷۱۱

ہدیہ ـــــ ۷۵ روپے

ـــــ ملنے کے پتے ـــــ

(۱) ـــ کتب خانہ درگاہِ غوثیہ مہریہ گولڑا شریف اسلام آباد

(۲) ـــ مکتبہ مہریہ درگاہِ غوثیہ مہریہ گولڑا شریف اسلام آباد

(۳) ـــ مکتبہ ضیائیہ بوہڑ بازار راولپنڈی

(۴) ـــ ضیاء القرآن پبلی کیشنز داتا گنج بخش روڈ لاہور

(۵) ـــ فرید بک سٹال ۳۸۔ اردو بازار لاہور

عملی تصوّف

اِس راہِ (طریقت) کی مشکلات

اِن مشکلات کا حل

حِصّہ سوم کی تفصیلی فہرست مضامین

دربیان سیرتُ النّبی صلّی اللہ علیہ وسلّم

فائدہ ہشتم

حضراتِ قادریہ چشتیہ وجودیہ کا طریقۂ توجّہ

طریق توجہ حضراتِ قادریہ وچشتیہ وجودیہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔ ترتیب ایں نسبت چنان است کہ طالب اوّلاً صورتِ شیخے کہ ایں نسبت ازو یافتہ باشد مثل برقع بپوشد تا آں زماں کہ اثر کیف بے خودی کیفیتِ معہودہ پدید آید۔

طریقۂ توجہ (باطنی) حضراتِ قادریہ وچشتیہ وجودیہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔ اس نسبتِ شریفہ کی ترتیب (اس طرح پر ہے) کہ اوّل طالب صادق اس شیخ کی صورت متبرکہ جس سے یہ نسبتِ شریفہ حاصل کی "اپنے وجود پر مثل برقع کے احاطہ کیا ہو" تصوّر کرے (اور اپنے وجود کو کالعدم سمجھے) حتیٰ کہ بے خودی اور کیفیتِ معہودہ (استغراق) کا اثر ظاہر ہو۔

پس ملازم آں کیفیت بودہ باآں صورت وخیال کہ آئینۂ رُوحِ مطلق است متوجہ بقلبِ حقیقی کہ عبارت است از حقیقت جامع انسانی گردد و اگرچہ از حلول فی جزء دون جزء منزہ است امّا اورا از میان اجزاء جسم باایں قطعہ لحم صنوبری تعلق و نسبتے است کہ بغیرش نے۔

پس اس کیفیت کو لازم پکڑے ہوئے اس صورت (شیخ اور خیال صورت) کی معاونت سے جو کہ آئینۂ رُوحِ مطلق ہے قلبِ حقیقی (کہ حقیقت جامع انسانی سے عبارت ہے) کی طرف متوجہ ہو اور وُہ (مطلوبِ حقیقی مرجع ضمیرِ غائب) اگرچہ کسی خاص اجزاء میں حلول سے منزہ ہے لیکن اس کو اجزائے جسمِ انسانی (سرمایہ وارِ معرفت) میں سے گوشت کے اس صنوبری ٹکڑے (دل معرفت منزل) کے ساتھ وُہ نسبت ہے کہ دُوسرے اجزاء سے نہیں ہے۔

حواس وفکر وخیال ہمہ را گذاشتہ بر دروِل نشیند و مراقب "من نیم اوست" گردد۔

حواس (بدنی کے احساسات) وفکر وخیال (ذہنی کے تخیلات) سب کو معطل کرکے (طالبِ صادق) دردِل پر متوجہ اور مستقیم رہے اور (اعتقاداً) "من نیم اوست" (یہ میرا تعین و نمود اپنے وجود سے قطعاً قائم نہیں۔ بلکہ اُسی وجودِ حقیقی کا ظلّ ہے اور محض تعبیرِ مظاہر کا عنوان ہے جس کی کوئی ہستی نہیں ؎ الملک لمن غلب نابست زمن باقی کا مراقبہ (دھیان) کرے کہ (لَا مَوْجُوْدَ اِلَّا اللّٰہ)

برادر دریں راہ او دیہ و مہالک بے شمار اند لہٰذا بے بدرقہ توفیق و رفیق شفیق بجائے نفع ضرر و وصل حرمان خسران عائد می گردد۔

اے برادر سالکِ طریقت اس راہ (سلوکِ معرفت) میں بے شمار پُرخطر و ہلاکت آفرین گھاٹیاں ہیں۔ اس لئے سوائے بدرقہ توفیقِ ربّانی اور رفیقِ شفیق (مُرشدِ کامل و مہربان) کے بجائے نفع (وصول) کے ضرر و خذلان اور بجائے وصل و کامیابی کے محرومی و زیاں کاری عائد ہوتی ہے۔

اس راہ (طریقت) کی مشکلات

چہ دریں جا امتیاز میانِ تجلّی کہ بر تعین حقیقۃ جبرائیلیہ وحقیقۃ محمّدیہ علیہما الصّلوٰۃ والسّلام کہ اوّل القاء سُورت آنیہ می فرماید و ثانی مخاطب بآن باشد۔

کیونکہ اس راہ (مشکل اطوار) میں (فیوضات ظہور وارداتِ اور وُرود تجلیات سے ناواقف کے لئے) امتیاز درمیان تجلّی نوری کے جو کہ تعین حقیقت جبرائیلیہ وحقیقت محمّدیہ علیہما الصلوٰۃ والسلام پر کہ اوّل (حقیقت جبرائیلیہ) القائے سُور قرآنیہ (کا فیضان) کرتی ہے اور ثانی (حقیقت محمّدیہ مخاطب (بکلام اللہ) ہوتی ہے۔

وہم چنیں میانِ تجلّی کہ وجود سالک بعینہٖ مظہر حقیقۃ محمّدیہ علیٰ صاحبہا الصّلوٰۃ والسّلام شدہ در ترنّم لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ چشتی رسُول اللہ درآید یا رفع اشتباہ میانِ تجلّی ملکی کہ نازل است بر سالک و تعین ملکی کہ نزول فرمودہ بود بر نبی از انبیاء سابقہ وبسبب تشابہ آن دو تعین دعوٰی عینیۃ آں نبی نماید بغیر از مدد سابقہ عنایتِ ازلیہ کہ اکثر و اغلب از صورتِ پیر ظہور می نماید دشوار است و متعسر۔

اور ایسا ہی امتیاز درمیان تجلّی (ظہوری) کے کہ سالک کا وجود بعینہٖ مظہر حقیقت محمّدیہ ہو کر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ چشتی (سالک) رسُولُ اللہ کے ترنّم میں آتا ہے۔ یا (سالک کے مشاہدہ میں) رفع اشتباہ کا درمیان تجلّی ملکی کے (کہ قلب) سالک پر نازل ہے۔ اور تعین ملکی کہ انبیاء سابقہ میں سے کسی نبی پر اس فرشتہ نے نزول فرمایا ہو۔ (اور بمناسبت قلب سالک کے اس نبی کے قلب سے سالک پر تجلّی ملکی وارد ہوا ہو) اور بسبب باہمی مشابہت ان دونوں تعین (تجلّی ملکی و تعین ملکی) کے سالک (فریبِ مشاہدہ سے) دعوٰی عینیت (بروزی) اس نبی کا کرتا ہے۔ تو بغیر مدد سابقہ عنایت ازلی کے کہ اکثر و اغلب احوال میں (وہ مدد ازلیہ) شیخ کامل کی صورت لطیفہ سے ظہور کرتی ہے دشوار اور مشکل ہے۔

اِن مشکلات کا حل

ف طالب را باید کہ اوّلاً نفی وجود موہوم بہ تکرار نفی و اثبات و مداومت بر دوازدہ تسبیح معمولہ خواجگان نماید بعد ازاں دست بمراقبہ زند کہ المجاہدہ ثم المشاہدۃ الا در حق بعضے از اہلِ سعادت کہ جذب مقدم است بر سلوک نصیب او شان است المشاہدہ راست آید۔

طالب صادق کو لازم ہے کہ اوّلاً (بارادہ وخیال) نفی وجود موہوم کی کلمۂ نفی و اثبات (لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ) کے تکرار سے اور بارہ تسبیح (بارہ سو ۱۲۰۰) معمولہ خواجگان پر مداومت کرے، (جن کی تفصیل باشرائط کشکولِ کلیمی میں ملاحظہ فرماویں) بعد ازاں مراقبہ شروع کرے کیونکہ مشاہدۂ ربُوبیت مجاہدہ ومشقّت سے حاصل ہوتا ہے۔ ہاں بعض اہلِ سعادت کے حق میں کہ ان کے نصیب خوش نصیبی میں جذب (کشش ایزدی) سلوک پر مقدم ہے۔ اوّل مشاہدہ پھر مجاہدہ درست آتا ہے۔

لہ بعض کم فہم لوگ اِس عبارت کو سیاق وسباق سے کاٹ کر غلط فہمی کا شکار ہوتے کہ یہ کلمہ گویا مطلوب ہے۔ حالانکہ مطلب ظاہر ہے کہ توفیق الٰہی اور مُرشد کی رہنمائی کے بغیر سالک کو ایسے تصوّرات وتخیلات آتے ہیں جو نفع کے بجائے نقصان اور وصل کی جگہ حرمان وخُسران کی وادیوں میں بھٹکا دیتے ہیں اور ایسی باتیں سرزد ہوتی ہیں لہٰذا جس طرح مغالطہ کھا کر ظلی بروزی نبوت کا دعوٰی باطل ہے ایسا ہی چشتی رسُول اللہ کہنا بھی محض مغالطہ ہے جس کا ازالہ شیخ کامل کے بغیر مشکل ہے۔ اسی لئے مُرشد کامل کے بغیر اس راہ میں قدم رکھنا خطرناک ہے۔ (مترجم)